شیطان ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے جس کا ورثہ لینا ہے لو۔

میں مانتا ہوں تم "خان" ہو "مولوی" ہو "ڈاکٹر" ہو "حاکم" ہو "وائسرائے" ہو۔ میں تم سب سے کہتا ہوں یہ گیہوں کا ایک دانہ اس جیسا تم میں سے کوئی ایک دانہ بنا دے، کوئی نہیں بنا سکتا۔ اچھا یہ ایک تنکا اس جیسا ایک تنکا ہی کوئی بنا دے۔ اس کے نصف جتنا ہی بنا دے۔ یہ بھی کوئی نہیں بنا سکتا۔ پھر غرور کس بات کا ہے، شرم نہیں آتی۔ عجز و کمزوری کا یہ عالم ہے کہ ایک تنکا نہیں بنا سکتا۔ اور تکبر و غرور میں بھرا ہوا ہے۔ دین کی یہ حالت ہے کہ نماز سنو تو وہ نہیں آتی۔ جنازہ نماز کی دعائیں نہیں آتیں، ہاں ضد کرنا آتی ہے۔ بڑا اینٹھنا آتا ہے۔ ان کی مثال یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایک شخص موسیٰ نوہانی ہے، اس کا ایک بیل ہے، وہ لڑائی میں مشہور ہے، اس کے سینگ بڑے اور ٹیڑھے ہیں، وہ کنوئیں پر کام نہیں دیتا۔ ہل نہیں چلاتا۔ صرف لڑائی کا کام دیتا ہے۔ جس بیل کو دیکھتا ہے دیکھتے ہی لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اپنے بڑے بڑے سینگوں سے بیلوں کو گرا دیتا ہے۔ تم مسلمان ہو مگر شریعت کے مطابق کوئی کام نہیں کرتے، فقط بیل والی لڑائی جانتے ہو۔ بزرگوں پہ اعتراض کرنا اور شر و فساد کیلئے تیار ہو۔

میں تمہیں شریعت کی طرف بلاتا ہوں، میں تم کو اللہ کا نام بتاتا ہوں۔ تعجب کی بات ہے کہ ہندو بھی اللہ کے نام سے خوش ہوں، یہود و نصاریٰ بھی اللہ کا نام سننے پہ خوش ہوں۔ مگر مسلمان ناراض ہوں، یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔

افسوس ہے تیرے علم پہ مسلمانو! اللہ کا ذکر سیکھو۔ شریعت پر عمل کرو۔ اس پہ عمل کرو۔ اللہ والوں کی بڑی شان ہے۔ میں بادشاہ ہمایوں کے مقبرہ پہ گیا۔ کوئی اس کی قبر نہ بتا سکا۔ وہاں ایک مجوسی خاکروب بیٹھا ہوا تھا۔ اس جہان فانی میں اسے کیسا کروفر ملا۔ دنیا حاصل تھا۔ سپاہ موجود رہتی تھی۔ مگر مرنے کے بعد قبر کا پتہ کوئی نہیں دیتا۔ پھر میں حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پہ حاضر ہوا۔ بہت سے لوگ وہاں فاتحہ اور دعا میں مشغول پائے۔

آپ کے وسیلے سے اپنی حاجات اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے تھے۔ ہندو اور انگریز بھی سلام کر رہے تھے ــــ امیر و فقیر سب بزرگوں کے مزارات پہ جاتے ہیں۔ شہنشاہی دونوں جہان میں ان حضرات کی ہے۔ کیا عجیب بادشاہی ہے۔ ع

چاکری خواہند از اہل جہان

مسلمانو! نسب کا فخر کرنا حرام ہے۔ تم کہتے ہو کہ میں مولوی ہوں، میں سید ہوں، میں پیر ہوں۔ میرا دادا بڑا ولی تھا۔ میں مانتا ہوں کہ تیرا دادا کامل ولی تھا۔ مگر تم اپنا تو کوئی کمال دکھاؤ۔ افسوس

دادا سے ورثۂ نبوی حاصل کیا۔ وہ شریعت مطہرہ پر عمل کر کے کامل ولی بنا مگر پوتہ نے ورثہ شیطانی پایا۔ اور دین برحق سے بیگانہ ہو گیا۔

اپنی ذات بدلنا حرام ہے۔ ذات بدلنے والے پر لعنت ہے۔ یہ لعنت کا کام ہے کہ سید نہ ہو مگر اپنی ذات بدل کر سید بن جاتے۔ مولوی صاحبان کو عالم باعمل ہونا چاہیئے۔ بے عمل مولوی اور جاہل پیر ملک کی خرابی کا باعث ہیں۔ لوگ سودی قرض لے کر مُردہ کی فاتحہ کرتے ہیں۔ سود لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ ایسا صدقہ مقبول نہیں۔ میں علم کی شکایت نہیں کرتا، میں ان لوگوں کی شکایت کرتا ہوں جو عمل نہیں کرتے، جو علم پر عمل نہیں کرتے ان کے واسطے علم سم قاتل ہے۔ دیکھو مصری میٹھی چیز ہے مگر صفرا کے مریض کو کڑوی لگتی ہے۔ اس میں مصری کا کوئی قصور نہیں۔ اسی طرح علم کا قصور نہیں بلکہ قصور اس کا ہے جو اس پر عمل نہیں کرتا۔

میری مولوی صاحبان کے ساتھ عداوت نہیں وہ شریعت کے حامل ہیں۔ میں اُن کا غلام ہوں کسی اہل اللہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ ع

گردِ نعلِ اسپِ سلطانِ شریعت سر مکن

مولوی غرور میں مست ہیں۔ تبلیغ اور وعظ و نصیحت دوسروں کو نہیں کرتے۔ بس یہ کام ہے کہ فلاں کافر اور فلاں کافر ہے۔ کیا اسلام نے تم کو یہی سکھایا ہے کہ مسلمانوں کو کافر بناؤ۔ یہ بھی ایک غلطی ہے کہ اپنے لڑکوں کو دینی تعلیم سے محروم رکھ کے انگریزی پڑھانی شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو اگر اولاد کو دین کا علم نہ سکھاؤ گے تو وہ بے دین ہو جائے گی۔ خود بھی دوزخ میں جائے گی اور تم کو بھی دوزخ میں لے جائے گی۔ دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے انگریزی تعلیم کا اثر بُرا ہوتا ہے۔ عقائد صحیح نہیں رہتے۔ مسلمان بچوں کو دینی تعلیم دو۔

جب تک کسی اللہ والے شیخ کا ہاتھ نہ لگے تب تک انسان بننا مشکل ہے۔ یہ غرور تم کو خراب کر دے گا کہ میں مولوی ہوں۔ فلاں کتاب میں نے "سلوک" کی پڑھی ہے۔ میں عالم ہوں، مجھے کسی کی حاجت نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا علم سب سے بڑا ہوتا ہے۔ مگر آپ حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (طٰہٰ، آیت ۱۱۴) اور کہہ اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے۔ تیرا علم حضرات انبیاء علیہم السلام کے علم کے سامنے ذرہ کی مثال نہیں رکھتا۔ یہی حکم ہوا۔ قل رب زدنی علما۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کو کہتے ہیں۔ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۔ (الکہف۔ آیت ۱۸) تیرے ساتھ رہوں، اس پر کہ مجھ کو سکھا دے کچھ، جو سکھائی ہے بھلی راہ۔

تو کہتا ہے کہ میں عالم ہوں مجھے دوسروں کے پاس جانے کی حاجت نہیں۔ لوگوں کی سمجھ کیسی ہوگئی ہے۔ یہ حال عالموں کا ہے۔ باقی رہے جاہل، وہ "خان بہادر" بن گئے ہیں۔ ان کو کوئی سلام نہ کرے تو مارنے کیلئے تیار ہیں۔

لوگو! عمل صالحہ بجالاؤ، شیطان کا کہنا نہ مانو۔ اگلے زمانے کے عالموں کا احوال جو دیکھتے ہیں وہ آج نہیں ملتے۔ ایک لڑکے کو حجاج نے بلایا۔ اسے کہا کہ قرآن شریف سے کچھ تلاوت کر۔ لڑکے نے پڑھا: إِذَا ذَهَبَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ (يَخْرُجُونَ مِنْ) دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ○ —— حجاج نے اسے کہا کہ تو نے قرآن غلط کیوں پڑھا ہے۔ قرآن صحیح یوں ہے:
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ○ جب پہنچ چکی مدد اللہ کی، اور فیصلہ۔ اور تو نے دیکھے لوگ، داخل ہوتے اللہ کے دین میں فوج فوج۔
لڑکے نے کہا کہ جس طرح آپ نے پڑھا ہے اس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پڑھا جاتا ہے۔ مگر اب "يَدْخُلُونَ" دین میں داخل ہونے کا زمانہ نہیں۔ "يَخْرُجُونَ" دین سے نکلنے کا زمانہ ہے، حجاج نے لڑکے کو کہا کہ تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ لڑکے نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک شیطان ہے قبیلہ بنی ثقیف سے۔ حجاج نے کہا تو کیسی گستاخی کرتا ہے میں تم کو مار ڈالوں گا۔ لڑکے نے کہا کہ موت، ایک وقت آنی ہے —— دیکھو اگلے وقت کے یہ لڑکے ہیں۔ اور یہ ہے ان کی استقامت —— آج کل کے مولویوں کا حال قابل رحم ہے۔ اگلے وقت کے لوگ دین کے معاملے میں شیر تھے۔

حضرت حسن بصریؒ اپنے مریدوں کو فرمایا کرتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابہ کرامؓ تم کو دیکھتے کہ تم کس قدر دنیا کے کاموں میں منہمک ہو تو تمہیں مسلمان نہ سمجھتے۔ اگر تم انہیں دیکھتے تو تم ان کو دیوانہ سمجھتے۔ حضرت حسن بصریؒ تمہارے اسلام اور صحابہ کرامؓ کے اسلام میں کفر و اسلام کا فرق بتاتے ہیں۔

حضرت داؤد طائیؒ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں۔ آپ ایک دن حضرت امام جعفر صادقؒ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ اور انہیں عرض کیا کہ اے ابن رسول اللہ

مجھے تعلیم دو اور نصیحت کرو۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اے حضرت داؤد آپ مجھ سے زیادہ عالم ہیں، آپ نیک ہیں۔ میری نصیحت کی آپ کو کیا ضرورت ہے۔ حضرت داؤد نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا مرتبہ بلند کیا ہے۔ آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ حضرت امام حسینؓ کے پوتے ہیں۔ اور حضرت بتولؓ کے پوتے ہیں۔ آپ کی شان عجیب لگتی نہیں۔ اس پر حضرت امام جعفرؒ نے فرمایا کہ "اے داؤد میں اس فکر میں ہوں کہ قیامت کے دن اگر مجھے حضرت نانا صاحب یہ سوال کریں گے کہ میرا نواسہ ہو کر تو نے میری کونسی سنت ادا کی ہے۔ تو میں کیا جواب دوں گا۔ حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اسوقت بہت گریہ کیا کیونکہ جب ابن رسولؐ کا یہ حال ہے تو داؤد کس باغ کی مولی ہے۔

جب بزرگان دین کے خوف کی یہ حالت ہے تو ہم کیوں مغرور ہیں۔ جن حضرات کو قرب الٰہی حاصل ہو ان پر خشیت کا غلبہ رہتا ہے ۔

بزرگاں ازاں وحشت آلودہ اند کہ در بارگاہِ ملک بودہ اند

دیکھو جو لوگ بادشاہ کے قریب رہتے ہیں ان کو ہمیشہ جان کا خوف رہتا ہے۔ تم اس حقیقت کو کیا جانو۔ مسلمانو! خدا کا قرب حاصل کرو۔ داڑھیاں نہ منڈاؤ۔ تم کو کیا چیز پڑی ہے کہ تمہاری ضد داڑھی کے ساتھ ہے۔ تمہارے سب کام خلاف سنت ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے اور مونچھیں کترانے کا حکم فرمایا ہے۔ تم اس حکم کا الٹ کرتے ہو۔ داڑھی پر مشین پھرواتے ہو اور مونچھیں بڑی بڑی رکھتے ہو۔ مسلمانو! اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طالب ہو تو آپؐ کی ہر سنت پر عمل کرو کیونکہ مَنْ ضَیَّعَ سُنَّتِیْ حُرِّمَ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ۔ (جو سنت کو ضائع کرے گا اس پر عمل نہ کرے گا وہ آپ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

تعجب کا مقام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہ کریں اور اس کے باوجود شفاعت کی امید رکھیں۔ علم بغیر عمل کے تمہیں فائدہ نہیں دے گا۔ علم پہ مغرور نہ ہونا چاہیے۔ علم تو شیطان کو بھی بہت ہے۔ مگر عمل درکار ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

■■

دیرینہ، پیچیدہ، جسمانی، روحانی امراض کے خاص معالج
جمال شفاء خانہ رجسٹرڈ
نوشہرہ صدر
دہلی روڈ لاہور کینٹ

علماء دیوبند کا فہم دین

مشکوٰۃ شریف پڑھانے کی کئی بار سعادت نصیب ہوئی ہے۔ والحمد للہ اللھم زد فزد ولا تنقص پڑھاتے وقت مختلف مقامات پر کچھ یادداشتیں لکھیں اور لکھوائی ہیں چونکہ احقر نے مشکوٰۃ شریف خیر الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ سے پڑھی ہے اس لئے ان یادداشتوں کا خیر التعلیقات نام رکھنا پسند آیا۔ کیا عجب اللہ تعالیٰ کسی وقت اس کو خیر باقی بنا کر اشاعت کی بھی توفیق عطا فرما دیں ــــ اسی کا ایک اقتباس "علماء دیوبند کا فہم دین" کے عنوان سے بھیج رہا ہوں۔ امید ہے طلباء مشکوٰۃ شریف کیلئے باعث دلچسپی ہوگا۔

فضیلت ذکر کے سلسلہ میں باب الذکر بعد الصلوٰۃ کی ایک روایت ہے:

عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوٰۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احبّ الیّ من ان اعتق اربعۃ من ولد اسمعیلؑ ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوٰۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الیّ من ان اعتق اربعۃ (رواہ ابوداؤدؒ)	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیٹھوں ایسی قوم کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں صبح کی نماز سے لیکر یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔ یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ اولاد اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے میں چار کو آزاد کروں۔ اور یہ کہ میں بیٹھوں ایسے لوگوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کریں عصر کی نماز سے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں آزاد کروں چار کو ــــ روایت کیا اس کو ابوداؤدؒ نے۔